**حدیث**

**حدیث کی تعریف:**لفظ حدیث "**ٹہدیس (تحدیث)** سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے **"مطلع کرنا"** یا **"بات کرنا"۔** . اسلامی اصطلاحات میں حدیث **امور، اقوال، اعمال، کردار اور طرز عمل (بشمول تقریریں) یا توثیق (حضرت محمد صلی صلى الله عليه وسلم اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی یا علم میں کیا گیا کوئی بھی عمل) ہے اور جس پر انہوں نے اپنے اختلاف کا اظہار نہیں کیا (اختلاف) کو حدیث کہا جاتا ہے۔**

**تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ؛**

"**بولے جانے والے لفظ یا کسی عمل یا حضرت صلى الله عليه وسلم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے دی گئی تصدیق** کو  **حدیث کہا جاتا ہے۔**

**توثیق:**  
**"توثیق"** کو اس تعریف میں عربی زبان میں **تقریر (تقریر)** کہا گیا ہے۔ اس اصطلاح سے کیا مراد ہے؛  **"جیسے کسی نے کچھ کہا، یا کسی خاص انداز میں کام کیا، اور اس کا قول یا عمل نبی پاک (صلى الله عليه وسلم**) کے علم **میں آیا اور اس نے یا تو اظہار الفاظ میں اس کی تصدیق کی یا ناپسندیدگی کا کوئی اشارہ دیئے بغیر خاموش رہا۔ اس طرح کی خاموشی، نبی پاک (صلى الله عليه وسلم) کی مضمر منظوری ہونے** کی وجہ سے **بھی حدیث یا سنت کی اصطلاح میں شامل ہے"۔**

**سنت کی تعریف:**

لفظ سنت کے لغوی معنی  **'طریقہ'، 'ایک واضح راستہ'** اور **'ایک ہموار راستہ' ہیں**۔

اسلامی تعلم الکلام میں سنت کا مطلب ہے؛ **"ہمارے معزز نبی کے طرز عمل اور ثابت شدہ طریقے صلى الله عليه وسلم** **جو انہوں نے اپنے پیروکاروں کی رہنمائی کے لیے اختیار کیے سوائے ان کے کردار کے ان پہلوؤں کے جو نبوت سے متعلق ہیں جن پر ان کے پیروکاروں کا عمل نہیں ہے۔"**

**سنت اور حدیث میں فرق:**

عام طور پر حدیث اور سنت کی اصطلاحات کو کافی مترادف سمجھا جاتا ہے لیکن یہ دراصل  
ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ کچھ بنیادی فرق ذیل میں دیئے گئے ہیں؛

1. **حدیث کے استعمال میں عام ہے جبکہ سنت خاص ہے۔**
2. **ہر سنت پر عمل کیا جاسکتا ہے جبکہ ہر حدیث پر عمل کرنا ناممکن ہے۔**
3. **حدیث میں صلى الله عليه وسلم رسول پاک**  سے متعلق تمام چیزیں شامل ہیں **جبکہ سنت میں صرف وہ چیزیں ہیں جن کا امت کو حکم دیا گیا ہے۔**

**حدیث کی اہمیت اور ضرورت:**

دین اسلام میں قرآن پاک کے بعد حدیث کا درجہ آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو قرآن پاک عطا کیا ہے وہ تمام کتابوں میں سب سے زیادہ مستند اور معتبر ہے۔ لیکن اللہ نے عبادت، دنیاوی معاملات، سماجی اور معاشی مسائل کے حوالے سے سب کچھ بہت مختصر طور پر بیان کیا ہے۔ تمام ایس یو سی ایچ معاملات کے بارے میں تفصیلات جاننے کے لئے آدمی کو حدیث کا حوالہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس کے عملی پہلو سنت رسول صلی صلى الله عليه وسلم **سے**.

اس طرح نبی صلی صلى الله عليه وسلم اللہ علیہ وسلم کی احادیت قرآن پاک کی عملی تفصیلات فراہم کرتی ہیں جن میں **سالاہ** (نماز)، **صعم** (روزہ)، **زکوٰۃ** (خیرات) اور **حج** (زیارت) قرآنی اصطلاحات ہیں، جن کو عربی لغت صحیح مذہبی معنوں میں نہیں سمجھ سکتی۔ اس لئے ہمارے پاس ان مذہبی اصطلاحات کے اصل معنی کو سمجھنے (پکڑنے) کا کوئی راستہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ ہم اپنے نبی پاک صلی صلى الله عليه وسلم کی حدیث کی طرف رجوع کریں۔

**سنت کی صداقت:**

میںایک شخص اسلام کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی خواہش رکھتا ہوں، وہ اسلام کے کسی بھی شعبے میں اس وقت تک کوئی کام نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ نبی پاک (صلى الله عليه وسلم) کی حدیث سے مکمل رہنمائی حاصل نہ کرے**۔**

اس بحث کے بعد یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ہر مسلمان کو حدیث و سنت کی سخت ضرورت ہے اور ان کے بغیر وہ اللہ کی مرضی کے مطابق کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا۔

اس رسو ن کی وجہ سےاللہ نے نبی پاک **صلی** **صلى الله عليه وسلم** کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے اور مختلف زاویوں سے قرآن پاک میں بیان کیا ہے۔

اللہ قرآن پاک میں کہتا ہے کہ اللہ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ تم بھی اس کی طرف مائل ہو اور وہ اس سے

**قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی (اٰل عمران : 31 )**

ترجمہ**: "ان سے کہو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو"**

الله دوسری آیت میں کہتا ہے کہ وہ اس سے پہلے کسی کو نہیں جانتا

**لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (الاحزاب : 21 )**

ترجمہ**: "تمہارے لیے اللہ کے نبی کی زندگی میں ایک بہترین نمونہ ہے"**

قرآن پاک کے بہت سے مقامات پر اللہ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ جو بھی حکم دیں وہ نبی پاک **کی** اطاعت کریں (**صلى الله عليه وسلم)**  .

اللہ قرآن پاک میں کہتا ہے کہ اللہ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ تم بھی اس کی طرف مائل ہو اور وہ اس سے

**اطیعوا اللہ و الرسول**

ترجمہ**: "اللہ اور رسول کی اطاعت کرو"**

قرآن کی کسی ترتیب میں یہ نہیں کہا گیا کہ اس پر اپنی مرضی کے مطابق عمل کیا جائے۔ لیکن حکم دیا گیا ہے کہ کسی بھی حکم کی تعمیل کے لئے نبی پاک **(صلى الله عليه وسلم)**  کے طرز عمل کو سامنے رکھیں۔

اسی طرح اللہ قرآن پاک کی ایک اور جگہ کہتا ہے اور جو کچھ قرآن پاک میں ہے وہ اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔

**نبی کی ران کیا ہے اور جو ہم نہیں چاہتے کہ تم اس کی طرح ہو تم ہی پھنسے ہوئے ہو: 7)**

ترجمہ**: رسول جو کچھ تمہیں دیتا ہے اسے لے لو اور جس چیز سے منع کرتا ہے اسے دور رکھو**

یہ ہر معاملے میں، زندگی کے ہر شعبے میں اور امت کے ہر فرد کے لئے ایک عمومی ترتیب ہے۔

**ختم نبوت اتھارٹی کا دائرہ کار:**

حدیث/سنت کی صداقت سمجھنے سے پہلے نبی کے موقف کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ چنانچہ اسلام کے دین میں نبی کا مرتبہ اور وقار و وقار ہے۔

**نبی صلی صلى الله عليه وسلم اللہ** علیہ **وسلم کا قوانین بنانے کا اختیار (شارع احکام الٰہی):**

قرآن پاک میں آیات کا ایک عنبر ایک قانون ساز یا قانون ساز کے طور پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلى الله عليه وسلم کا اختیار قائم کرتا ہے۔ ان میں سے کچھ ذیل میں دیئے گئے ہیں:   
قرآن پاک میں کہا گیا ہے:

**نقائص تحلیل ہو جاتے ہیں اور پوشیدہ (رسم و رواج: 157) ان پر حرام ہے**

ترجمہ: **"وہ (نبی پاک صلى الله عليه وسلم**) **ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو ناجائز قرار دیتا ہے۔**

میں نے یہ آیت بیان کی ہے کہ نبی پاک صلی صلى الله عليه وسلم اللہ علیہ وسلم کا ایک کام **"اچھی چیزوں کو حلال کرنا اور ناپاک چیزوں کو ناجائز بنانا"** ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معزز نبی صلى الله عليه وسلم کو اللہ نے کچھ لازمی احکامات کی قانون سازی کا اختیار دیا ہے۔ مثال کے طور پر؛ صلى الله عليه وسلم عظیم نے ان چیزوں کو غیر قانونی یا حر کو حرام قرار دیا ہے جن کا ذکر قرآن پاک میں نہیں کیا گیا ہے۔ جیسے گدھوں کا گوشت، اڑنے والے پرندے اور تمام کیڑے وغیرہ۔ ہمارے پاس ان جانداروں کی حلالیت یا ناجائزیت کے بارے میں مکمل معلومات صرف احادیت کی کتابوں سے گزر کر حاصل ہوں گی۔   
**قرآن پاک** میں **ہے:**

**کوئی مومن نہیں تھا اگر وہ رسول ہو تو کوئی ان کے لیے اہم نہیں ہوگا (فریق: 36)**

ترجمہ: **"یہ کسی مومن مرد یا مومن عورت**  کے لیے نہیں ہے، **جب کہ اللہ اور اس کے رسول نے ایک بات کا فیصلہ** کر لیا ہے (کسی **بھی صورت** میں**) کہ ان کے پاس اپنے معاملے کے بارے میں کوئی انتخاب ہونا چاہیے۔** **"**

یہاں آلحاور رسول (**صلى الله عليه وسلم**) دونوں کے فیصلے ایمان والوں پر لازم قرار دیے گئے ہیں۔

**قرآن پاک** میں **کہا گیا ہے:**

**مآ اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نٰھٰکم عنہ فانتھوا (الحشر : 7 )**   
ترجمہ: **"رسول تمہیں جو کچھ دیتا ہے اسے لے لو، اور جو کچھ رسول تمہیں دیتا ہے اسے لے لو، اور جو کچھ تم نے تمہیں دیا ہے وہ اسے لے لو، اور اس کے بعد تم اس سے محبت کرو اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اور جو کچھ وہ تمہیں منع کرتا ہے اس سے باز رہو** **"**

یہ ہر معاملے میں، زندگی کے ہر شعبے میں اور امت کے ہر فرد کے لئے ایک عمومی ترتیب ہے۔

یہاں نبی پاک **صلى الله عليه وسلم** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ساتھی عبد لحبن مساود (**رضی اللہ عنہ**) کا ایک دانشمندانہ جواب دینا دلچسپ ہوگا جو اس نے ایک عورت کو دیا تھا۔

**قبیلہ اسد کی ایک عورتعبداللہ بن مساود (رضی اللہ عنہ**) کے پاس آئی **اور کہنے لگی کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم فلاں فلاں چیز کو ممنوع سمجھتے ہو۔ میں نے پوری کتاب الا ح سے گزرا ہوںلیکن اس میں ایسی کوئی ممانعت کبھی نہیں پائی۔ " عبداللہ بن مساود (رضی اللہ عنہ) نے جواب دیا کہ اگر آپ کتاب پڑھتے تو آپ کو یہ مل جاتا۔ اور اللهتعالیٰ کہتا ہے کہ**  رسول **تمہیں جو کچھ دیتا ہے لے لو۔ اور جو کچھ وہ تمہیں منع کرتا ہے اس سے باز رہو۔ " (الھاشر:7) . (سنن ابنMâjah)**

اس جواب سے عبداللہ بن مساود (**رضی اللہ عنہ**) نے نشاندہی کی کہ یہ آیت اتنی جامع ہے کہ اس سے نبی پاک صلى الله عليه وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام احکامات اور ممانعتوں کی نشاندہی ہوتی ہے اور چونکہ سوالیہ ممانعتوں کو نبی پاک (**صلى الله عليه وسلم**) نافذ کرتے ہیں اس لیے وہ بالواسطہ طور پر اس آیت کا حصہ ہیں۔

**قرآن پاک** میں **کہا گیا ہے:**

**نہیں اور تمہارا رب ایمان نہیں لاتا یہاں تک کہ وہ تمہیں ہلاک کر دیں لیکن درخت ان میں ہیں پھر اپنے اندر اپنے خرچ اور نجات کے لیے ناقد نہیں پاتے**

ترجمہ: **"تو، کبھی نہیں تیرے رب کی طرف سے! وہ کبھی ایمان والے نہ بنیں گے جب تک کہ وہ آپ کو ان کے درمیان پیدا ہونے والے جھگڑوں میں فیصلہ نہ کریں اور پھر جو کچھ آپ نے طے کیا ہے اس کے خلاف ان کے دلوں میں کوئی تکلیف نہ پائیں اور اس کے سامنے مکمل طور پر ہتھیار ڈال دیں۔**

اس آیت میں قائم کردہ نبی صلی **صلى الله عليه وسلم** کا اختیار بظاہر اپنے سامنے لائے گئے تنازعات میں فیصلہ دینے کا اختیار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہاں استعمال ہونے والی تعمیر پر مناسب غور و خوض کے بعد یہ اختیار جج سے زیادہ نظر آتا ہے۔ بلاشبہ ایک جج کو اپنے فیصلے سنانے کا اختیار حاصل ہے لیکن اس کے فیصلوں کے سامنے جمع ہونا مسلمان ہونے کی شرط نہیں ہے۔ اگر کوئی کسی باضابطہ مجاز جج کے فیصلے کو قبول نہیں کرتا تو یہ اس کی طرف سے سراسر بدتمیزی اور ایک بہت بڑا گناہ ہوسکتا ہے جس کی سزا اسے دی جاسکتی ہے لیکن اسے صرف اس اسکور پر اسل کے پیلے رنگ سے خارج نہیں کیا جاسکتا۔ اسے کافر نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اس کے برعکس آیت میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ جو شخص نبی پاک (**صلى الله عليه وسلم**) کے فیصلوں کو قبول نہیں کرتا اسے مومن نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اس زبردست دعوے سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی پاک صلی صلى الله عليه وسلم کا اختیار محض ایک روایتی (عام) جج کا نہیں ہے ۔ اس کے فیصلوں کا انکار کفر کے مترادف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں نبی پاک صلى الله عليه وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جن فیصلوں کا حوالہ دیا گیا ہے وہ مقدمے کے عمل میں دیئے گئے عام فیصلے نہیں ہیں۔ یہ وہ قوانین ہیں جو اس نے وحی کی بنیاد پر مقرر کیے ہیں، پڑھے یا پڑھے گئے (غیر قرآنی واہی) جو اسے ہرایک سے ملتے ہیں۔ چنانچہ ان قوانین کا انکار درحقیقت ان الہامی احکامات کا انکار ہے جن میں جھٹلانے والوں کو اسل کے پیلے رنگ سے خارج کیا گیا ہے۔ اس نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو یہ آیت پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **صلى الله عليه وسلم** کو نہ صرف ایک جج کا اختیار دیتی ہے بلکہ اسے قوانین بنانے کا اختیار بھی دیتی ہے، مسلمانوں پر خدائی قوانین کی طرح پابند ہے۔

**قرآن پاک کی تشریح کرنے** کا صلى الله عليه وسلم اختیار  **(شارح قرآن):**

اللہ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے قرآن پاک کو نہ صرف کافی بنایا ہے بلکہ اپنے رسول **صلى الله عليه وسلم** کے طرز عمل پر عمل کرنا لازمی قرار دیا ہے اور اس کے طرز عمل کو جاننے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے احادیٰ. اگر ہم نے حدیث پر بھروسہ نہیں کیا تو قرآن کی ہدایت نامکمل رہے گی کیونکہ اللہ نے نہ صرف قرآن نازل کیا ہے بلکہ یہ بات حضرت محمد صلی صلى الله عليه وسلم پر چھوڑ دی گئی تھی کہ وہ وضاحت کریں اور قرآن پاک کی آیات کے بارے میں مزید تفصیلات بتائیں۔

چنانچہ وہ **صلى الله عليه وسلم** دوسری قسم کا اختیار جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا گیا ہے وہ کتاب مقدس کی تشریح اور وضاحت کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ وہقرآن پاک کی تشریح میں آخری اختیار ہے۔

**قرآن پاک میں ہے**:

**الحلادھی بعث فی الامین رسولہ، میں اٰیٰتہ اور یزکم اور الکتاب والحکمۃ کے علما ہوں اور لیفی جلیل مبین سے پہلے میرا کنوہ** ہوں۔

**(جمعہ: 3, 2)**

ترجمہ: **"وہی ہے جس**  نے ان ناخواندہ لوگوں میں سے رسول (محمد **صلى الله عليه وسلم) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں (کفر اور مشرکہ کی گندگی سے) پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب (یہ قرآن، اسلامی قوانین اسلامی احکامات) اور فقہ اسلامی** کی تعلیم دیتے ہیں (**فقہ یعنی اسلامی احکامات کو سمجھانا اور حکمت/حکمت (سنت: اللہ کی عبادت کے بارے میں قانونی طریقے اور احکامات) جبکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔**

ان کی آیت کا موضوع بھیمجھے **سورہ بقرۃ آیت: 129 & 151، سورہ آل عمران آیت: 164** میں شامل کیا گیا ہے**۔**

اس آیت سے ظاہرہوتا ہے کہ رسول کی حیثیت رسول جیسی نہیں ہے۔ بلکہ رسول **صلى الله عليه وسلم** کو امت میں استاد کے طور پر بھیجا گیا ہے۔ اور رسول صلى الله عليه وسلم کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کو خدائی احکامات سکھائیں اور سمجھاتے ہیں۔ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ نبی صلى الله عليه وسلم کو قرآن پاک کے ترجمان کے طور پر بھیجا گیا تھا۔ اور اللہ نے نبی صلی **صلى الله عليه وسلم اللہ** علیہ وسلم کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ قرآنی احکامات واضح کرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو ان احکامات کی وضاحت بھی کرے۔ مندرجہ ذیل آیت میں اس بارے میں واضح اشارہ ہے؛

**قرآن پاک میں ہے**:

**اور ہم آپ کے پاس گئے تاکہ لوگوں کو دکھا سکیں کہ وہ کس چیز پر اتر آئے ہیں**

ترجمہ: **"اور ہم نے تمہاری طرف نصیحت نازل کی (یعنی قرآنایکن) تاکہ تم لوگوں کو سمجھادو کہ ان پر کیا نازل کیا گیا ہے."**

یہاں یہ بات واضح طور پر ثابت ہے کہ نبی پاک (**صلى الله عليه وسلم**) کا بنیادی کام کتاب مقدس کی وضاحت کرنا اور اس پر نازل کردہ وحی کی تشریح کرنا ہے۔ یہ بات واضح (قابل فہم) ہے کہ مکہ کے عربوں کو جن سے براہ راست نبی پاک (صلى الله عليه وسلم) نے مخاطب کیا تھا، انہیں قرآن کے کسی بھی ترجمہ کی ضرورت نہیں تھی۔ قرآن پاکان کی اپنی مادری زبان میں نازل ہوا۔ اس کے باوجود وہ زیادہ تر ناخواندہ تھے؛ ان کی زبان و ادب پر ان کا حکم تھا۔ ان کی خوبصورت شاعری، ان کی روانی سے کی گئی تقریریں اور ان کے متاثر کن مکالمے عربی ادب میں ثروت کے بنیادی ذرائع ہیں۔ انہیں قرآن کے لغوی معنی ایک این آئی سی متن سکھانے کے لئے کسی کی ضرورت نہیں تھی۔ کہ وہ متن ی معنی کو سمجھتے تھے کسی شک سے بالاتر ہے۔ اس طرح یہ ظاہر ہے کہ نبی پاک (**صلى الله عليه وسلم**) کو سونپی گئی وضاحت کتاب کے لغوی معنی سے زیادہ کچھ تھی۔ یہ اس بات کی وضاحت تھی کہ اللہ تعالیٰ کس چیز کی خواہش کرتا ہے، جس میں شامل تمام تجاویز اور درکار تفصیلات شامل ہیں۔ یہ تفصیلات نبی پاک صلی صلى الله عليه وسلم کو بھی غیر پڑھی جانے والی وحی (غیر قرآنی وہی) کے ذریعے موصول ہوتی ہیں۔

**قرآن کی نبوی تشریحات کی مثالیںایکن:**   
زیادہ واضح طور پر، میں ہمیں نبی پاک (صلى الله عليه وسلم) کی طرف سے دی گئی کتاب مقدس کی وضاحتوں کے چند ٹھوس امتحان دوں گا۔ اگر ہم نبی پاک صلی صلى الله عليه وسلم کی سنت کو نظر انداز کر دیں تو یہ مثالیں بھی ظاہر کریں گی کہ ہم کیا کھودیتے ہیں:

**1. نماز کے علاوہ نماز کا سب سے** معروف طریقہ عبادت ہے جو ایمان رکھنے کے بعد غیر متنازعہ طور پر اسل کے پہلے ستون کے طور پر رکھا جاتا ہے۔ قرآن پاک نے اس کی پابندی کے لئے 7 **3 سے زیادہ بار** **حکم دیا** ہے۔ اس بڑی تعداد میں آیات کے باوجود جو اس لاالہ کی پابندی کا براہ راست حکم دیتی ہیں، پوری کتاب میں اس کی ادائگی اور مشاہدہ کرنے کے بارے میں وضاحت کرنے کے لئے کوئی آیت نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ لیکن مجموعی طور پر سلفیت کرنے کا مکمل طریقہ کبھی بیان نہیں کیا گیا ہے۔ نبی **صلى الله عليه وسلم** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس انحطٰی کے ذریعے ہی ہم اسے انجام دینے کا صحیح طریقہ سیکھتے ہیں۔ اگر ایسانحٰہ کو نظر انداز کیا جائے تو اللہ کے مشاہدہ کے صحیح طریقے کے بارے میں یہ تمام تفصیلات بالکل ضائع ہو جاتی ہیں۔ یہی نہیں، کوئی بھی صرف قرآن پاک کی بنیاد پر اللہ کا متبادل طریقہ دنیا میں نہیں لا سکتا۔ یہ بات اہم ہے کہ قرآن پاک نے **73 بار بھی اس** کی کو مینڈ کو دہرایا ہے؛ اس کے باوجود اس نے یہ منتخب کیا ہے کہ اس کے انجام دینے کے طریقے کو بیان نہ کیا جائے۔ یہ اس کے پیچھے کچھ حکمت کے بغیر نہیں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ جو نکتہ جان بوجھ کر پیش کیا گیا ہے وہ ایس اناہ کی اہمیت میں سے ایک ہے۔ اسل کے ایک ستون کے بارے میں تفصیلات سے گریز کرتے ہوئے یہ بتایا جاتا ہے کہ قرآن پاکصرف بنیادی اصولوں کو دینے کے لئے ہے۔ اس کی تفصیلات نبی پاک (صلى الله عليه وسلم) کی وضاحتوں پر چھوڑ دی گئی ہیں۔

**2.ہر نماز میں ادا کی جانے والی رکعات کی تعداد کا بھی یہی موقف ہے**. قرآن پاک میں کہیں بھی یہ بات نہیں کہ رکعات کی تعداد فجر میں دو، زہر میں چار، "اسر اور ایشا؛ صرف سنت میں ان معاملات کا ذکر ہے۔ اگر ایسانحطہ پر یقین نہ کیا جائے تو اسل کے پہلے ستون کے بارے میں بھی یہ تمام ضروری تفصیلاتبالکل نامعلوم ہیں تاکہ اسلاح کو عملی طور پر انجام دینے کی ذمہ داری بہت مبہم بنا دی جائے۔

**3۔ یہی حال اگر زکوٰۃ (خیرات دینے**  والا) ہے، اسل کا دوسرا ستونایکایم ہے، جو زیادہ تر کیسوں میں ہے اور قرآن پاک میں سالہ ح کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ **"زکوٰۃ"** ادا کرنے کا حکم کتاب مقدس میں **تیس سے زیادہ مقامات پر** پایا جاتا ہے۔ لیکن اس کی ادائیگی کا ذمہ دار کون ہے؟ اسے کس شرح پر ادا کیا جانا چاہئے؟ زکوٰۃ کی ذمہ داری کون سے اثاثے ہیں؟ کون سے اثاثے اس سے مستثنیٰ ہیں؟ اگر نبی پاک صلی صلى الله عليه وسلم کی سنت کو نظر انداز کیا جائے تو ان تمام سوالات کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔ یہ نبی پاک صلی **صلى الله عليه وسلم** ہیں جنہوں نے زکوٰۃ کے بارے میں یہ تمام تفصیلات بیان کیں۔

**4. رمضان المبارک کے روزے** اسل کا تیسرا ستون ہیں۔ یہاں ایک بار پھر صرف بنیادی اصول قرآن پاک میں پائے جاتے ہیں۔ زیادہ تر ضروری تفصیلات نبی پاک (صلى الله عليه وسلم) کی وضاحت پر چھوڑ دی گئی ہیں جو انہوں نے اپنے اقوال اور اعمال کے ذریعے ظاہر کیں۔ روزے کے دوران کھانے، پینے اور جنسی تعلقات کے علاوہ کون سے اعمال ممنوع ہیں یا اجازت ہیں؟ دن میں کون سے حالات میں روزہ توڑ سکتا ہے؟ روزے کی حالت میں کس طرح کا علاج کیا جاسکتا ہے؟ ان تمام اور اسی طرح کی دیگر تفصیلات کا ذکر نبی پاک صلی صلى الله عليه وسلم نے کیا ہے۔

**5.**  **حج سے متعلق** **قرآن پاک کا حکم**، جو اسل اے ایم کا چوتھا ستونہے، درج ذیل الفاظ میں ہے:

**وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا (اٰل عمران : 97)**   
ترجمہ: **"اور اللہ کا حق ہونے کے ناطے لوگوں پر واجب ہے کہ وہ ایوان کا حج کریں- جو شخص اس کے راستے کا انتظام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔** **"**

یہاں یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ حج (مکہ کی زیارت) کتنی بار واجب ہے؟ حضرت **صلى الله عليه وسلم** ابو ہراسانی نے وضاحت کی کہ عمر میں صرف ایک بار حج کرکے اس کی ذمہ داری ادا کی جاتی ہے۔

**6۔ قرآن پاک** میں **کہا گیا ہے:**

**والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم (التوبۃ : 34)**   
ترجمہ: **"جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر دیتے** ہیں**.** **"**

یہاں "جمع" ممنوع ہے اور "خرچ" کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن ان دونوں میں سے کسی کی مقدار کی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ کوئی کس حد تک اپنے پیسے بچا سکتا ہے اور کتنا خرچ واجب ہے؟ دونوں سوالات نبی پاک (**صلى الله عليه وسلم**) کی وضاحت پر چھوڑ دیئے گئے ہیں جنہوں نے اس سلسلے میں تفصیلی قواعد وضع کیے ہیں۔

اس نوعیت کی متعدد دیگر مثالیں نقل کی جاسکتی ہیں۔ لیکن مندرجہ بالا چند مثالیں شاید حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ صلى الله عليه وسلم وسلم کی دی گئی وضاحتوں کی نوعیت کو ظاہر کرنے کے ساتھ ساتھ اسل کے فریم ورک میں اپنی ضرورت کو قائم کرنے کے لئے کافی ہیں جو قرآن پاک نے اپنے پیروکاروں کے لئے تیار کی ہے۔

**حدیث کے ترجمے:**

**حدیث # 1:**

"حضرت صلى الله عليه وسلم نے فرمایا کہ تم نے کہا کہ میں نے اس کی طرف سے کوئی بات نہیں کی۔ بلاشبہ یہ حقیقت ہے کہ خدا نہ تو ہمارے جسموں کو دیکھتا ہے اور نہ ہی ہمارے چہروں کو دیکھتا ہے بلکہ وہ ہمارے باطن کو دیکھتا ہے۔ "

**حدیث # 2:**

"حضرت صلى الله عليه وسلم نے اعلان کیا کہ ہر روز انسان کے ہر جوڑ پر صدقۃ خیرات لازمی ہے جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، (ادائیگی کا طریقہ یہ ہے) کہ دو افراد کے درمیان مناسب فیصلہ کرنا، آدمی کو اس کی آمد و نشاۃ تک پہنچانے میں مدد کرنا، اس کی سواری میں مدد کرنا یا پہاڑ پر اپنا سامان رکھنا صدقۃ ہے، اچھا بولنا صدقۃ ہے، ہر وہ راستہ جس پر آپ صلاط کے لیے چلتے ہیں، صدقۃ ہے اور مسافروں کے راستے سے رکاوٹ دور کرنے کے لیے یہ بھی صدقۃ ہے۔"

**حدیث # 3:**

**صلى الله عليه وسلم** حضرت ابو ہراسانی نے کہا: "وہ جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں میں امن پیدا کرتا ہے، جو اچھائی چاہتا ہے اور جس کی تقریر اچھی ہے۔ اور ایک بیان میں لوگوں کو اجازت دی لیکن تین معاملات میں، جھگڑے کے دوران امن قائم کرنے کے لئے، ایک شوہر اپنی بیوی اور ایک بیوی سے اپنے شوہر سے بات کرنے کے لئے بات کرے۔ "

**حدیث # 4:**

**صلى الله عليه وسلم** حضرت ابو سعید نے کہا کہ آسمان میں میں اور جو یتیموں کی دیکھ بھال کرے گا وہ ایسے ہی ہوں گے اس کی پہلی اور دوسری انگلی کے درمیان جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔

**حدیث # 5:**

**صلى الله عليه وسلم** حضرت ابو ہردی نے کہا: "ایک دینار جو تم نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور ایک دینار جو تم نے غلام کو آزاد کرنے پر خرچ کیا اور جس دینار کو تم نے ایک عاجز شخص پر خیرات میں خرچ کیا اور جس دینار کو تم نے اپنے خاندان پر خرچ کیا اس میں سب سے زیادہ فضیلت وہ ہے جو تم نے اپنے خاندان پر خرچ کیا تھا۔" (بیوی اور بچے)

**حدیث # 6:**

**صلى الله عليه وسلم** حضرت ابو سعید خدری سے بھی زیادہ بہتر ہے کہ اوپر والا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور خیرات کا آغاز قریبی رشتہ داروں سے ہونا چاہیے اور جو بہتر خیرات افزودگی کے بعد آتی ہے جو چاہتا ہے کہ الله اسے پاک کرے اور جو الله کی افزودگی کا خواہش مند ہو وہ اسے پاک کر دیتا ہے

**حدیث # 7:**

حضرت ابو سعید بن عمر سے زیادہ عمر کے لوگوں کو اس کے بارے میں آگاہ کرنا نبی پاک صلی **صلى الله عليه وسلم اللہ** علیہ وسلم نے فرمایا: "نیکی اخلاقیات کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو آپ کے ضمیر کو چبھتا ہے اور یہ آپ کے لیے ناپسندیدہ ہے کہ لوگوں کو اس کے بارے میں آگاہ کیا جائے۔"

**حدیث # 8:**

**صلى الله عليه وسلم** حضرت ابو ہراسانی نے فرمایا: "جو چیز شک پیدا کرتی ہے اسے چھوڑ دو اور اس چیز کو قبول کرو جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو مشکوک ہے اس سے پرہیز کرے اور شک سے بالاتر چیزوں میں مشغول رہے۔ "

**حدیث # 9:**

حضرت ابو صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: "حساب کے دن میرے قریب ترین اور میرے عزیز ترین شخص وہ ہوں گے جو تم میں سے سب سے زیادہ خوش گوار آداب رکھتے ہوں گے۔ اور مجھ سے سب سے دور اور نفرت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو اپنے طرز عمل میں سست ہیں، فضول اور فخر کی وجہ سے دوسروں کو تکلیف دیتے ہیں اور '**متفیہی قون'** ساتھیوں نے کہا کہ '**متفیہی قون'** کا مطلب کیا ہے؟ اس نے تکبر کہا."

**حدیث # 10:**

"حضرت عائشہ (**رضی اللہ عنھا**) نے کہا کہ اگر کسی معاملے میں نبی **صلى الله عليه وسلم** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو انتخاب دیے جائیں تو انہوں نے سادہ یا آسان کا انتخاب کیا، بشرطیکہ اسے غیر قانونی نہ بنایا جائے۔ پھر اگر اس انتخاب کو غیر قانونی قرار دیا گیا تو وہ اس سے سب سے دور تھا۔ اس نے کبھی کسی بھی معاملے میں اپنے شخص کی خاطر انتقام نہیں لیا، لیکن ایسے وقت میں جب خدائی حکم امتناعی کی توہین کی جارہی تھی، ایسے وقت میں وہ اللہ کی وجہ سے انتقام لے گا۔ "

**سوالات:**

1. **تین قسم کے صدقے لکھیں؟**
2. **اخراجات کے تین طریقے لکھیں؟**
3. **گناہ کی تعریف لکھیں؟**
4. **حساب کے دن مقدس نبی کے قریب ترین اور عزیز ترین کون ہوگا؟**
5. **وہ تین واقعات کون سے ہیں جن پر ہم جھوٹ بول سکتے ہیں؟**
6. **حدیث کی وضاحت کریں؟ یہ بھی لکھیں کہ ٹی کیو آر آئی آر (تصدیق) کیا ہے؟**
7. **حدیث اور سنت میں فرق؟**